شذرات

۶ مئی ۱۹۶۷ء کو ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی طرف سے بانی ادارہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم کا یوم منایا گیا۔ اس روز شام کو ادارے میں ایک جلسہ ہوا جس میں خلیفہ صاحب کے عزیز و اقارب، احباب اور قدر شناس بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ ان شرکا میں کئی مشہور اہلِ علم و اہلِ قلم بھی شامل تھے۔ نیشنل بینک آف پاکستان کے مینجنگ ڈائرکٹر جناب ممتاز حسن صاحب نے جو ہمارے ملک کی ایک نامور علمی شخصیت ہیں، جلسے کی صدارت فرمائی۔ اور جناب سید امتیاز علی تاج، پروفیسر محمد عثمان، جناب آفتاب احمد اور راقم الحروف نے خلیفہ صاحب مرحوم کے حالات، ان کے افکار و نظریات اور علمی خدمات پر مقالے پڑھے۔

جناب امتیاز علی تاج نے جن کے خلیفہ صاحب سے دیرینہ مراسم تھے، اپنے مضمون میں ایسے کئی واقعات بیان کیے جن سے مرحوم کے بعض اوصاف کا بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ تاج صاحب کا یہ مضمون اسی شمارے میں شایع کیا جا رہا ہے۔ پروفیسر محمد عثمان نے "خلیفہ عبدالحکیم اور ان کے ہم عصر" کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا جس میں انھوں نے پاکستان میں اسلامی تحریکوں کا پس منظر بیان کرتے ہوئے خلیفہ عبدالحکیم اور ان کے معاصرین کے دینی افکار اور عملی جدوجہد کا ذکر کیا۔ پروفیسر عثمان نے خلیفہ صاحب کی تصانیف پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور اسلامی افکار کی تشکیل جدید میں ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ذہنی و فکری اعتبار سے خلیفہ صاحب کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ انھوں نے بہت زیادہ کام کیا ہے اور وہ اس سے بھی زیادہ کام کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ جناب آفتاب احمد نے خلیفہ صاحب کی مشہور تصنیف "فکرِ اقبال" پر ایک طویل مضمون لکھا تھا اور اس کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ راقم الحروف نے "خلیفہ صاحب کی زندگی کے دو دَور" کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا جس میں حیدر آباد دکن میں جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر اور لاہور میں ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے بانی و ڈائرکٹر کی حیثیت

سے خلیفہ صاحب مرحوم کے حالات و خدمات کا ذکر تھا اور تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں کی ذہنی و فکری اور دینی تربیت کے لیے ان کی تصانیف کی اہمیت و افادیت واضح کی گئی تھی ۔ عبدالشکور صاحب بیدل نے خلیفہ صاحب کی ایک نظم سنائی تھی جو پیش نظر شمارے میں شائع کی جارہی ہے ۔

آخر میں جناب ممتاز حسن صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ خلیفہ عبدالحکیم مرحوم کی یاد میں یہ جلسہ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ میں کیا گیا ہے جو نہایت موزوں اور مناسب ہے کیونکہ خلیفہ صاحب کو اس ادارے سے دلی تعلق تھا ، وہ اس کے بانی تھے اور اس کی ترقی کے لیے آخر دم تک کام کرتے رہے ۔ مرحوم غیر معمولی فکری و ذہنی صلاحیت کے مالک تھے ۔ وہ ایک اچھے شاعر تھے ، شاعر سے بڑے مصنف تھے اور مصنف سے بڑے مفکر تھے ۔ اور میرے خیال میں تو یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ علامہ اقبال کے بعد وہ ہمارے دور کے سب سے اہم مسلمان مفکر ہیں ۔ علمی دنیا میں خلیفہ صاحب کی تصانیف بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور ان تصانیف میں " اسلامک آئیڈیالوجی " اور " اسلام اینڈ کمیونزم " دو ایسی کتابیں ہیں جو قدیم تصورات اور جدید افکار و نظریات کی موجودہ کشمکش میں مسلمان نوجوانوں کی صحیح طور پر رہبری کر سکتی ہیں ۔ ممتاز حسن صاحب نے یہ توقع ظاہر کی کہ خلیفہ صاحب نے آنحضرت صلعم کی حیاتِ طیبہ پر جو کتاب لکھی ہے اور جو ان کی آخری تصنیف ہے جلد شائع کی جائے گی اور یہ مشورہ دیا کہ ان کا مجموعۂ کلام بھی شائع کیا جائے تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ شاعری میں بھی ان کا کیا مرتبہ تھا ۔

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے ڈائرکٹر جناب شیخ محمد اکرام صاحب نے صدرِ جلسہ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ عبدالحکیم مرحوم اس ادارہ کے بانی و محسن تھے ۔ یہ ادارہ اُن کی بہترین یادگار ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ خلیفہ صاحب کی تمام علمی کاوشوں کو منظرِ عام پر لے آئیں ۔ ان کی آخری تصنیف جو انگریزی میں ہے جلد شائع کر دی جائے گی اور انشاءاللہ ان کی نظموں کا مجموعہ بھی شائع ہوگا ۔ ان کے علاوہ خلیفہ صاحب کی مشہور تصنیف اسلامک آئیڈیالوجی کا بنگالی میں ترجمہ کیا جارہا ہے اور ان کے اردو اور انگریزی مقالات اور نشری تقاریر کے مجموعے بھی مرتب کیے جائیں گے تاکہ یہ تمام متفرق تحریریں کتابی شکل میں یک جا کر دی جائیں ۔ اس ضمن میں ایک تجویز یہ بھی ہے کہ خلیفہ صاحب کے خطوط جمع کیے جائیں جو انہوں نے بعض اصحاب کے نام ان کے خطوط کے جواب میں لکھے ہیں ، جو کئی اعتبار سے اہم اور دلچسپ ہیں ۔ اگر یہ خطوط بھی کتابی شکل میں مرتب اور شائع کر دیے جائیں تو خلیفہ صاحب کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوں گے ۔ (رزاقی)